السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی انسان حج یا عمرہ کے لیے نکلے اور اسے راستے میں کوئی جماعت یا قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والے روک دیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص کو کوئی دشمن یا رہزن حج سے روک دے تو یہ رکاوٹ احرام سے پہلے ہوگی یا بعد میں، لہذا اگر کوئی مسلم حج یا عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے اور احرام باندھنے سے پہلے ہی کوئی دشمن اسے مکہ جانے سے روک دے تو وہ اپنے گھر واپس آجائے، اس پر کوئی فدیہ بھی لازم نہ ہوگا اور نیت کے مطابق اسے ثواب ملے گا اور جب راستے پرامن ہو جائیں تو پھر اسے فریضہ حج جلد ادا کرنا چاہیے اور اگر حج یا عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے، میقات تک پہنچ جائے، احرام باندھ لے اور پھر دشمن اسے آگے نہ جانے دیں اور راستے میں رکاوٹ بن جائیں تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کردے اور محصر کی طرح حلال ہو جائے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے:

فَإِن أُحصِرتُم فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَديِ ... ١٩٦ ... سورة البقرة

"اور اگر تم (راستے میں) روک دیئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو)"

اور اگر بکری نہ ملے تو احرام نہ کھولے اور دس روزے رکھے اور پھر احرام کھول کر حلال ہو جائے، اور اگر اس نے احرام کے وقت یہ شرط عائد کی ہو کہ اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو میں وہاں حلال ہو جاؤں گا جہاں کوئی مجھے روک دے گا تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔ اس صورت میں اس کے لیے یہ جائز ہے کہ قربانی کے بغیر ہی احرام کھول کر حلال ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی